

علمائے اہل سنت کی نظر میں سُزید

امام المناظرین صوفی محمد اللہ داتا گنج بخش علیہ رحمۃ اللہ
حضرت علامہ

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ﷺ میپلز کالونی گوبرنوالہ

Mob: 0333-8173630

علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید

امام المناظرین صوفی محمد اللہ داتا
حضرت علامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اویسی بک سٹال

جامع مسجد رضائے مجتبیٰ ﷺ پبلز کالونی گوجرانوالہ

Mob: 0333-8173630

۱۔ یزید کی ولادت پندرہ نبوی کا بعد ہوئی ۱۵
۲۔ "جنت پیر نصی سوارچ" موقوف روایت ۱۵
۳۔ یزید کو "امیر المومنین" کہنے والے کو "کڑوں کی سزا" توت غریب عبد الوہاب دی ۲۳
۴۔ علامہ زفتنا زانی یزید پر لعنت کو جان پہنچے ہیں ۳۷
۵۔ امام احمد بن حنبل اور علامہ ابن جریر کی لعنت پر یزید ۳۸
۶۔ امام حسن بن علیؑ کو باغی کہنے والا خازن ہیں (علامہ نقی) ۳۵

فہرست

- ۱۔ پیش لفظ
- ۲۔ غیر مقلد و مایوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں
- ۳۔ یزید کا مختصر اور ضروری تعارف
- ۴۔ حافظ عسقلانی فرماتے ہیں
- ۵۔ عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان
- ۶۔ حدیث نمبر ۱
- ۷۔ ضروری وضاحت
- ۸۔ حدیث نمبر ۲
- ۹۔ حدیث نمبر ۳
- ۱۰۔ اہل مدینہ اور یزید
- ۱۱۔ امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید
- ۱۲۔ حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں
- ۱۳۔ علامہ ذہبی لکھتے ہیں
- ۱۴۔ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں
- ۱۵۔ علی بن برہان الدین الجنی فرماتے ہیں
- ۱۶۔ ابوہریرۃ سلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ

نام کتاب: علمائے اہل سنت کی نظر میں یزید

مصنف: امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اشاعت: پنجم: ۲۶ جنوری ۲۰۰۶

صفحات: ۳۸

تعداد: ۱۱۰۰

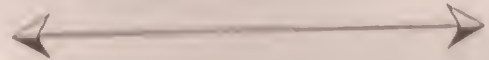
ہدیہ: ۲۰ روپے

ناشر: اویسی بک شال پیپلز کالونی گوجرانوالہ

با اہتمام: شیخ محمد سرور اویسی mob: 0333-8173630

ملنے کے پتے

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور شبیر برادرز لاہور، قادری رضوی کیسٹ ہاؤس دربار مارکیٹ لاہور۔
رضا بک شاپ گجرات، مکتبہ فکر اسلامی کھاریاں مکتبہ فیضان اولیاء کامونک
کرمانوالہ بک شاپ دربار مارکیٹ لاہور۔ مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور۔
مکتبہ رضائے مصطفیٰ گوجرانوالہ مسلم کتابوی لاہور مکتبہ جمال کرم لاہور۔



- ۱۷- حافظ ابن کثیر کا مزید کے متعلق عقیدہ
۱۸- حافظ ابن حجر عسقلانی سنی شافعی کا عقیدہ
۱۹- علامہ ذہبی کا عقیدہ
۲۰- امام بخاری سنی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ
۲۱- حجت الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اور مزید
۲۲- ابوشکو رسالی محمد بن عبدالسعد شیب کشی
۲۳- علامہ تفتازانی شرح العقائد میں فرماتے ہیں
۲۴- علامہ عبدالعزیز مروجہ نبی اس شرح العقائد میں فرماتے ہیں
۲۵- عقیدہ علی القاری المکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
۲۶- شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں
۲۷- اُمت مسلمہ میں اختلاف
۲۸- حدیث غزوہ قسطنطنیہ
۲۹- خارجیوں کے استدلال کا جواب نمبر ۱
۳۰- جواب نمبر ۲
۳۱- محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید
۳۲- اعلان

۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹

پیش لفظ

دنیا میں دین و مذہب وہی غالب رہ سکتا ہے جو حق ہو۔ باطل ہمیشہ مغلوب ہی رہا ہے اور رہے گا۔ اسی لیے عیسائی اپنے مذہب کی تبلیغ تو ضرور کرتے ہیں لیکن برسرِ عام دین اسلام کو جھٹلانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ اسی طرح غلام احمد قادیانی کی امت اپنے نبی کی سیرت پر برسرِ عام آج تک کوئی جلسہ نہ کر سکی۔ بعینہ گستاخانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ اکرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بدگوئی اور ایذا اکرام کی تنقیص کرنے والے اپنی باطنی خباثت کا اظہار منظرِ عام پر آکر ہرگز ہرگز نہیں کر سکتے۔ یہ ان گروہوں کے باطل پرست ہونے کی بین دلیل ہے۔ گھر بیٹھ کر اپنے جنادریوں کی گستاخیوں کی تاویلیں ہر کوئی کر لیتا ہے مگر میدان میں نکلنا کارِ دار و۔

اسی طرح خارجی ٹولہ جو کہ اہل بیت اطہار علیٰ جدہم وعلیہم الصلوٰۃ والسلام کا بدترین دشمن ہے لیکن یہ لوگ کھلے بندوں اہل بیت اطہار رضی اللہ عنہم کی خدا داد شوکت کے خلاف ایک لفظ بھی زبان پر نہیں لا سکتے البتہ مزید کو امیر المؤمنین، خلیفۃ المسلمین نیک پاک حکمران ثابت کرنے کی بے سود کوشش

کرتے ہیں۔ کیونکہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کو براہ راست باغی کہنا تو انتہائی مشکل ہے لیکن جب بے علم عوام کے دلوں میں یزید کے خلیفہ راشد ہونے کا خیال جما دیا جائے تو امام حسین رضی اللہ عنہ کی طرف سے دلوں میں خواہ مخواہ نفرت پیدا ہو جاتی ہے کیونکہ خلیفہ راشد کی اطاعت نہ کرنے والا بدترین باغی ہے۔ یہ اور اقسیاہ کرنے سے صرف یہ مقصد ہے کہ یزید کی تصویر جیسی ہے ویسی ہی عوام کو دکھلا دی جائے۔

فقط

محرم الثدوتا

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الْحَمْدُ لِلَّهِ وَكَفَى وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى حَبِيبِهِ الْمُصْطَفَى
وَالِهِ وَاصْحَابِهِ وَأَوْلِيَائِهِ الدَّقِيقَاءِ -

اما بعد! دُنیا میں دین تو اور بھی ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کا مقبول اور پسندیدہ دین صرف اور صرف اسلام ہی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن مجید میں خود فرماتا ہے اِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ یعنی دین حق اللہ تعالیٰ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔ لہذا اسلام کے سوا کسی اور دین کو حق سمجھنا قرآن کریم کا انکار کرنا ہے۔ بانی اسلام حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسلام کے تمام فرقوں میں سے ایک ہی گروہ حق پر ہوگا۔ ارشادِ اِلهی ملاحظہ ہو۔

تَفَرَّقُوا أَمْتِي ثَلَاثًا وَسَبْعِينَ
مِلَّةً كُلَّمَا فِي النَّارِ إِلَّا مِلَّةً
وَاحِدَةً تَأْتُونَ مِنْ هِيَ يَارَسُولَ
اٰتِنِي مَا اَنْتَا عَلَيْهِ وَ
اَصْحَابِي ۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ حنبی گروہ وہ ہوگا جن کے اعمال اور عقائد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے مطابق ہوں گے اور صحابہ کرام کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”ایکم لبسنتی“ یعنی تم میری سنت کو لازم پکڑو۔ معلوم ہوا کہ سب صحابہ کرام اہل سنت ہی تھے اور یہ ہی ایک

مذہب حق ہے باقی سب نوپید اور باطل ہیں۔ مزید تسلی اور تشفی کے لیے
حدیث شریف ملاحظہ فرمائیں۔

أَخْبَرَنَا أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْقِيقِيُّ وَ
عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ الْقَاضِي قَالَا حَدَّثَنَا
مُحَمَّدُ بْنُ الْعَبَّاسِ الْخَزَّازُ حَدَّثَنَا
أَبُو بَكْرٍ بْنُ الْعَلَاءِ حَدَّثَنَا أَبُو عُمَرَ
السَّوْدِيُّ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ تَدَامَةَ
أَلْجَزْدِيُّ عَنْ جَبَّاشِ بْنِ عُمرَ عَنْ
مَيْسَرَةَ بْنِ عُبَيْدِ بْنِ سَعِيدٍ
بْنِ جَبْرِ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ : يَوْمَ

تَبْيِضَ وَجْهَهُ وَجُوهُ أَهْلِ
الْبَيْتِ وَالْأَهْوَاءِ دَامَتِ السُّودُ وَجُوهُهُمْ فَاهْلُ
السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ ۝

اس حدیث شریف کو سیدی حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے
تین سندوں سے ذکر کیا ہے۔

غیر مقلد و بابیوں کے امام قاضی شوکانی لکھتے ہیں :

أَخْرَجَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ وَ
الْخَطِيبُ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِهِ
سَيَوْمَ تَبْيِضُ وَجْهَهُ كِي تَفْسِيرِ نَقْلِ كِي

۱۰ تاریخ بغداد خطیب بغدادی جلد ۱ صفحہ ۳۹۹ تا ۴۰۰ دیکھئے تفسیر و تفسیر خبر ۲۰ سطر ۲۰ تا ۲۱

يَوْمَ تَبْيِضُ وَجْهَهُ وَجُوهُ أَهْلِ
السَّنَةِ وَالْجَمَاعَةِ وَتَسْوَدُ وَجْهُهُ
أَهْلُ الْبَيْتِ وَالصَّلَاةِ وَالْأَخْرَجَةُ
الْخَطِيبُ وَالسَّيْلِيُّ عَنْ ابْنِ عُمرَ
مَرْفُوعًا وَأَخْرَجَهُ أَيْضًا مَرْفُوعًا
أَبُو لَيْسَانَ السَّجَزِيُّ فِي لَبَابَتِهِ
عَنْ ابْنِ سَعِيدٍ ۝

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ان مندرجہ بالا ارشادات سے ثابت
ہوا کہ ہر مسلمان کو قیامت کے روز کالا منہ ہونے سے بچنے کے لیے عقائد
اور اعمال کے اعتبار سے تمام بدعتی لوگوں سے علیحدگی حاصل کر کے اہل سنت
و جماعت کا ساتھ دینا چاہیے۔ قرآن مجید بھی ایمانداروں کو اسی کی طرف
راہ دکھاتا ہے کہ اے اہل اسلام نماز کے اندر مجھ سے انبیاء اور اولیاء کے
کے راستے کی بھیگ مانگو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے لہذا ہم اسی بات کو لازم
پکڑتے ہوئے مزید کے متعلق نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ اکرام اور دیگر
علماء و ارثین اہل سنت کے ارشادات ہی پیش کریں گے تاکہ جو ہلاک ہو وہ
دیدہ و دانستہ ہو۔

مزید کا مختصر اور ضروری تعارف

یزید بن معاویہ بن ابی
حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں کہ مزید

۱۰ تفسیر فتح القدیر جلد ۱ صفحہ ۳۰۰ سطر ۲۰ تا ۲۱

سُفْيَانُ صَخْرِيّ حَزْبِ بَنِي
أُمَيَّةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ أَبُو خَالِدٍ
وُلِدَ فِي خِلَافَةِ عُثْمَانَ ر
بِثَامَاوِيہ بن ابی سفیان صخر بن حرب
بن امیہ بن عبد شمس ہے۔ کنیت
اس کی ابو خالد ہے عثمان رضی اللہ عنہ
کی خلافت کے زمانے میں پیدا
ہوا تھا۔

یہ ہی حافظ عسقلانی فرماتے ہیں

تَذَابُطٌ مِّنْ رَّعِيَّةِ أَمَّةٍ
وَلَدَ فِي الْعَقْدِ النَّبَوِيِّ ر
یہ بات بالکل باطل ہے کہ یزید کی ولادت
عہد نبوی میں ہوئی ہے۔
لہذا قصہ گو حضرات جو بیان کرتے ہیں کہ امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اپنے کندھے
پر یزید کو اٹھائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو حضور
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنتی پر جہنمی سوار ہے۔ یہ بالکل بے اصل اور موضوع
(من گھڑت) قصہ ہے۔

عالم ماکان و مایکون صلی اللہ علیہ وسلم کا یزید کے متعلق فرمان

حدیث نمبر ۱

عَنْ أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
عبیدہ بن جراح فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری

تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی جلد ۱۱ صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۵
تہذیب التہذیب لابن حجر العسقلانی جلد ۶ صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۱

لَوْ زَالَ هَذَا أَسْرَأْتُ قَائِمًا
بِالْقِسْطِ حَتَّى يَكُونَ أَوَّلُ سَنٍ
يُشْلِكُهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِي أُمَيَّةَ
يَقَالُ لَهُ يَزِيدُ ر
امت کا معاملہ عدل و انصاف پر قائم ہو
گا۔ یہاں تک کہ رخنہ اندازی کرنے
والا پہلا شخص بنی امیہ سے ہوگا اور
نام اس کا یزید ہوگا۔

ضروری وضاحت

صواعق محرقہ عربی ابن حجر المکی رحمۃ اللہ علیہ ص ۲۱۹ سطر ۱۱ لیکن سند اس حدیث
شریف کی ضعیف ہے اور وہ یہ ہے۔

قَالَ أَبُو يَعْقُبٍ فِي مُسْنَدِهِ حَدَّثَنَا
الْحَكَمُ بْنُ مُوسَى قَالَ حَدَّثَنَا
الْوَلِيدُ بْنُ الْأَوْزَاعِيِّ عَنْ مَكْحُولٍ
أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
محدث ابو یعلیٰ کہتے ہیں کہ میں حدیث
سنائی حکم بن موسیٰ نے ان کو ولید نے
ان کو اوزاعی نے ان کو مکحول نے
اور ان کو ابو عبیدہ بن جراح نے اور وہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت
کرتے ہیں۔

صاحب مجمع الزوائد فرماتے ہیں۔

رجال یعنی راوی اس حدیث کے سب پکتے ہیں۔ صرف یہ ہے کہ مکحول کی
ابو عبیدہ بن جراح سے ملاقات نہیں ہوئی تھ

مجمع الزوائد جلد ۵ صفحہ ۲۳۱ سطر ۲۲ لسان المیزان جلد ۶ صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۱ تاریخ الخلفاء عربی بیروتی ص ۱۲۰

۲۳۱ سطر ۱۱ لسان المیزان جلد ۶ صفحہ ۲۹۵ سطر ۱۱ مجمع الزوائد جلد ۵ صفحہ ۲۳۱ سطر ۱۱

حدیث نمبر ۲

اُخْرِجَ الرَّوْيَا فِي مُسْنَدِهِ عَنْ
أَبِي الدُّرْدَاءِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَذَلُّ
مَنْ يَبْدُلُ سُنَّتِي رَجُلٌ مِّنْ بَنِي
أُمِّيَّةٍ يَقَالُ لَهُ يَزِيدٌ
نام اس کا یزید ہو گا۔

یہ دو اہل دگر امی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یزید کے متعلق ہیں۔ اب
قارئین خود فیصلہ فرمادیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور یزید کو امیر المومنین
رضی اللہ عنہ اور رحمۃ اللہ علیہ کہنے اور کہنے والوں میں سے کون اس قابل ہے
کہ اُسے جھٹلایا جائے۔ یزید کے عاشق صادق خود فیصلہ فرمادیں کہ جو شخص نبی
صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے معاملہ میں رخنہ ڈالنے والا اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو بدلنے والا ہو۔ وہ تم مقلد اور غیر مقلد و باہیوں
کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی رضا اور رحمت کا مستحق بنے تو بدعتی ہونے کا
فتویٰ کن کے متعلق ہے۔ سنت کے خلاف عقیدہ تم لوگ رکھو اور بدعتی
دوسروں کو کہتے ذرا بھی نہ شراؤ۔

۱ تاریخ الفقہ العربی للبیہقی ۲۱۲ سطر ۳، صواعق محرقة لابن حجر المکی ۲۱۲ سطر ۵

حدیث نمبر ۳

قَالَ الْحَافِظُ أَبُو يَعْنَى حَدَّثَنَا
زُهَيْرُ بْنُ مَرْجَبٍ حَدَّثَنَا فَضْلُ بْنُ
رُكَيْنٍ شَنَاكَامِلٌ أَبُو الْعَلَاءِ سَمِعْتُ
أَبَا صَالِحٍ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ
قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
تَعَوُّذًا بِأَمَانَةٍ مِنْ سَنَةِ سِتِّينَ
وَأَمَانَةِ الصَّبِيَّانِ

حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سن ساٹھ
(ہجری) سے اللہ کی پناہ مانگو اور بچوں
کی حکمرانی سے۔

البدایۃ والنہایۃ میں غلطی سے لفظ "ستین" کی جگہ "سبعین" لکھا گیا دلیل
اس کی یہ ہے کہ:
حافظ ابن حجر کی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ سنی ما ابو ہریرہ یوں دُعا
فرماتے تھے۔

اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُكَ مِنْ رَأْسِ
الْسِّنِّ وَأَمَانَةِ الصَّبِيَّانِ
پھر فرماتے ہیں:-
فَاسْتَجَابَ اللَّهُ فَتَوَكَّلْ لَهُ سَنَةٌ
تَبِيعَ وَخَسِرَ سَنَةٌ وَكَانَتْ وَفَاةٌ
پس اللہ نے ان کی دُعا قبول فرمائی اور
اُن کو سنہ ۵۹ میں وفات دے دی

۱ البدایۃ والنہایۃ جلد ۸ ص ۳۱ سطر ۸

مُعَاوِيَةَ وَوَلَايَةَ ابْنِهِ سَنَةَ
سِتِّينَ فَعَلِمَهُ أَبُو هُرَيْرَةَ بِوَلَايَةِ
يَزِيدٍ فِي هَذِهِ السَّنَةِ فَاسْتَعَاذَ
مِنْهَا بِسَاعِلِهِ مِنْ قَبِيحِ
أَخْوَالِهِ بِوَاسِطَةِ إِعْلَامِ الصَّادِقِ
الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بِذَلِكَ - ۱۰

معاویہ کی وفات اور اس کے بیٹے
کی حکومت سن ساٹھ
میں ہوئی۔ پس ابو ہریرہ
نے یزید کی حکومت کو اس سن میں جان
لیا تھا۔ پس آپ نے اُس سے پناہ
مانگی کیونکہ صادق مصدق علیہ السلام
نے ان کو یزید کی حکومت کی بُرائیاں
بتا دی تھیں۔

اس حدیث نمبر ۳ سے یزید کی حکومت کی مدت بھی ثابت ہو گئی اور
ساتھ ساتھ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم بالخصوص یزید ابو ہریرہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہ یزید کی حکومت سے پناہ مانگتے تھے۔

اہل مدینہ اور یزید

أَخْرَجَ الْوَائِدِيُّ مِنْ طَرِيقِ أَحَدٍ
عَنْهُ أَنَّ بَنَ حَنْظَلَةَ بْنَ الْغَسَّالِ قَالَ
وَأَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ يَزِيدَ حَقًّا بَعَثَنَا
أَحَدُ نَرِيٍّ بِالْحِجَارَةِ مِنْ السَّمَاءِ
أَنَّ رَجُلًا مَشَى إِلَى مَهَاجَاتِ الْأَوْدِ وَالْبَنَاتِ
وَأَقْدَمَ كَثِيرَ سُنْدُوسٍ مِنْهُ اسْتَوْدَعَهُ
كُلَّ يَوْمٍ يَسْتَوْدَعُهُ بَنُ حَنْظَلَةَ بْنِ غَسَّالٍ
يَقُولُ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ
يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ يَوْمَئِذٍ

واقعی کئی سندوں سے اس روایت
کو لائے ہیں کہ عبداللہ بن حنظلہ بن غسّال
کہتے ہیں کہ خدا کی قسم ہم نے اس وقت
تک یزید پر خروج نہیں کیا یہاں تک کہ
ہمیں خوف ہو گیا کہ اگر ہم نے اس کی

وَالْأَخَوَاتِ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَدْعُ
الصَّلَاةَ - ۱۰

بیعت نہ توڑی تو کہیں ہم پر آسمان سے
پتھر نہ برس پڑیں۔ یزید اہلبات اولاد اور
بنات و اخوات سے نکاح کر نیوال
شرابی اور تارکِ صلوٰۃ انسان ہے۔

خاتم الحفاظ سیدی سیوطی اور حافظ ابن حجر مکی رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں :
”۳۳ ہجری میں یزید کو خبر ملی کہ اہل مدینہ نے اس کی بیعت فسخ کر
دی ہے اور اس سے باغی ہو گئے ہیں۔ اُس نے فوراً ایک لشکر جرار
ان سے لڑنے کے لیے روانہ کیا اور کہا ان سے لڑنے کے بعد
مکہ میں جا کر ابن زبیر (رضی اللہ عنہ) سے جنگ کریں۔ چنانچہ مدینہ
کے باب طیبہ پر جنگ حرہ ہوا۔ اور جنگ بھی کیے ہوا کہ حسن بصری
رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ کوئی
شخص ایسا نہ تھا کہ جو اس لشکر کے گزند سے محفوظ رہا ہو۔“

بہت سے صحابہ اور دیگر لوگ اس جنگ میں شہید ہوئے۔ مدینہ منورہ
کو لوٹا گیا اور ایک ہزار لڑکیوں کا ازالہ بکارت کیا گیا۔ ۱۰
حفاظ حدیث کا یہ بیان بھی ذہن میں رکھیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان
بھی سیں۔ فرماتے ہیں :-

عَنْ السَّائِبِ بْنِ خَلَدٍ أَنَّ
سَائِبَ بْنَ خَلَدٍ كَتَبَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ أَخَافَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ
ظَنًّا أَخَافَهُ اللَّهُ وَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ
وَالسَّلاَئِكَةِ وَالسَّائِسِ أَجْمَعِينَ
لَا يَقْبَلُ اللَّهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ
صَرْفًا وَلَا عَدْلًا

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اہل مدینہ
کو ظلم کا خوف دلایا اللہ تعالیٰ اُسے خوفزدہ
کرے گا اور اس پر اللہ کی لعنت اور تمام
فوجوں اور انسانوں کی۔ قیامت کے
روز اس کی کوئی نیکی قبول نہ ہوگی۔

اس حدیث شریف کو امام احمد بن حنبل نے مسند شریف میں چار طریقوں سے
نقل فرمایا ہے جس سے صاف صحت ثابت ہوتا ہے کہ اہل مدینہ کو خوف دلانے
والے لعنت کی کوئی نیکی قبول نہیں۔

امام کبیر ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ اور یزید

قبل اس کے کہ امام کبیر رضی اللہ عنہ کی تاریخ سے ہم یزید کے متعلق اقتباسات
نقل کریں۔ ابن جریر طبری رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا ذکر ضروری ہے کیونکہ
خارجی لوگ اس جلیل القدر امام کی بات کو یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ ابن جریر طبری
بدترین شیعہ ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ ثِقَلِيٍّ يَزِيدِيٍّ
الطَّبْرِيُّ عَمَّا الْوَسَّامِ الْجَيْلِيُّ الْقُسَيْرِيُّ
أَبُو جَعْفَرٍ..... أَشَدُّ عَاحِضُ بْنُ
مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ بَطِيٌّ يَزِيدِيٌّ طَبْرِيُّ حَلِيلُ الْقَدْرِ
امام ہیں۔ آپ کی کنیت ابو جعفر ہے
آپ کے حق میں حافظ احمد بن علی

لہ مسند امر شریف جلد ۵ صفحہ ۲۵

عَلَى السَّيِّئَاتِ فِي الْحَافِظِ فَقَالَ كَانَ
لَيُصْنَعُ لِلزَّوَادِفِ كَذَا قَالَ السَّيِّئَاتِ
وَهَذَا رَجَبٌ بِالْظَرْبِ
أَنَّكَ كَذِبٌ بَلْ إِنَّمَا جَرِيرٌ
مِنْ كِبَارِ أَهْلِ الْإِسْلَامِ

سیلمانی نے بدگامی کی ہے۔ کہا
ہے کہ ابن جریر رفیقوں کے لیے
حبوٹ گھڑا کرتے تھے اور ایسا
ہی سیلمانی نے کہا ہے یہ ایک جھوٹا
ظن ہے بلکہ ابن جریر اسلام کے
اکابر ائمہ میں سے ہیں۔

حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

كَانَ مِنْ أَكْبَرِ أَهْلِ الْعُلَمَاءِ
وَمُحْكَمٌ بِقَوْلِهِ وَيُزَجُّ إِلَى
مَعْرِفَتِهِ وَفَضْلِهِ

ابن جریر علماء کے بڑے بڑے اماموں
میں سے ایک ہیں آپ کے قول پر
فیصلہ دیا جاتا ہے اور آپ کے فضل و
معرفت کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔

یہ ہی حافظ ابن کثیر لکھتے ہیں:

وَدُفِنَ فِي دَارِهِ لِأَنَّ لَبَنَ
الْحَنَابِلَةِ وَرِغَاءَ عَقْمٍ مَنُوعًا مِنْ
دَفْنِهِمْ نَهَارًا أَدْلَسَ بِهِ إِلَى
الْتَرَفِضِ وَاجْتَهَلَتْهُ مِنْ دُمَاهُ

آپ اپنے گھر میں دفن کئے گئے کیونکہ
حنہلیوں میں سے بعض عوام ذلیل اور
کمینوں نے آپ کو دن میں دفن
نہ کرنے دیا اور وہ آپ کو رافضی

لہ لسان المیزان جلد ۵ ص ۱۸۳ البدایۃ والنہایۃ جلد ۱۱ ص ۱۴۵ سطر ۲۲

بِإِذْنِكَ وَحَاشَا مِنْ ذَلِكَ
كَلِمَةٍ - ۱
کہتے تھے اور بعض جاہلوں نے آپ
کو ملحد بھی کہا ہے آپ ان تمام بہتانوں
سے پاک تھے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

مُحَمَّدُ بْنُ جَرِيرٍ بْنُ يَزِيدٍ
الطَّبْرِيُّ الْأَسَدِيُّ الْجَيْشِيُّ الْمُسْتَرِ
ابْنُ جَعْفَرٍ ثِقَّةٌ الصَّادِقُ - ۲
محمد بن جریر بن یزید
مفسر ابو جعفر ثقف اور صادق ہیں۔

یہ تھا بیان امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق تاریخ طبری میں اکثر
روایات لو ط بن یحییٰ ابو مخنف سے لاتے ہیں۔ خارجی لوگ اس کے متعلق بھی
غلط بیانی سے کام لیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ابو مخنف کو ائمہ جرح و تعدیل نے
کذاب کہا ہے۔ یہ بات سراسر غلط ہے۔

علامہ ذہبی لکھتے ہیں:

قال الدارقطني ضعيف يعني دارقطني کہتے ہیں کہ ابو مخنف ضعیف ہے۔

ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

قال الدارقطني ضعيف وقال يحيى بن معين ليس بثقة يعني دارقطني کہتے ہیں

۱۔ البدایہ والنہایہ جلد ۱۱ ص ۲۴ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۴۹ ۲۔ میزان الاعتدال جلد ۳ ص ۴۹

کہ ابو مخنف کمزور ہے اور ابن معین کہتے ہیں کہ ابو مخنف پختہ راوی نہیں ہے
حافظ ابن کثیر سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی شہادت کا واقعہ تحریر
کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

أَكْثَرُهُ مِنْ رِوَايَةِ أَبِي مُخَنَّفٍ لَوْ
بُنِي يَحْيَى وَقَدْ كَانَ شَيْعًا وَهُوَ
ضَعِيفٌ الْحَدِيثِ عِنْدَ الْأَثَمَةِ
وَلَكِنَّهُ أَخْبَارِيٌّ حَافِظٌ عِنْدَهُ مِنْ
هَذِهِ الْأَشْيَاءِ مَا كُنْتُ عِنْدَ
غَيْرِهِ - ۱
امام حسین کی شہادت کی روایات
اکثر ابو مخنف سے ہیں اور وہ شیعہ
تھا اور حدیث میں ضعیف ہے ائمہ
کے نزدیک لیکن تاریخ کا حافظ ہے
تاریخی معلومات اس جیسی کسی اور
کو نہیں۔

ابو مخنف کے متعلق زیادہ سے زیادہ یہ ہی بات ہے کہ وہ ضعیف
ہے۔ یہ بات ائمہ حدیث کے نزدیک بالکل مسلم ہے کہ ضعیف راوی کی
روایت احکام میں حجت نہیں البتہ فضائل و اعمال میں مقبول ہے۔

علی بن برہان الدین الحنبی صاحب سیرۃ حلبیہ فرماتے ہیں:

لَا يَخْفَى أَنَّ السِّيَرَةَ جَمَعُ
الصَّحِيحِ وَالضَّعِيفِ وَالْمُسَلِّحِ
وَالْمُسَلِّحِ وَالْمُسَلِّحِ وَالْمُسَلِّحِ
وَالْمُسَلِّحِ دُونَ
یہ بات مخفی نہیں کہ سیرۃ (تاریخ) کی
کتابوں میں صحیح، سقیم، ضعیف، بلاغ
مرسل، منقطع، مفضل، یہ سب قسم
کی احادیث مقبول ہیں سوائے

۱۔ لسان المیزان جلد ۴ ص ۹۴ ۲۔ البدایہ والنہایہ جلد ۸ ص ۲۴

المَوْضُوعُ ۱۰

موضوع کے۔

اسی لیے تاریخ میں ابو مخنف کو کسی نے بھی رد نہیں کیا۔ اب ہم امام ابن جریر رحمۃ اللہ علیہ سے یزید کے متعلق ایک صحابی کا بیان نقل کرتے ہیں۔

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ کا یزید کے متعلق عقیدہ

جب سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا سر مبارک یزید کے سامنے رکھا گیا تو یزید اپنی چھڑی کو امام عالی مقام کے لبوں پر مارنے لگا۔

فَقَالَ وَجِبِلَّ مَتْنِ أَصْحَابِ رَسُولِ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُقَالُ لَهُ أَبُو بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيُّ
أَتَنَيْتُ بِقَضِيكَ فِي نَفَرِ الْحُسَيْنِ أَمَا
لَقَدْ أَخَذَ قَضِيكَ مِنْ نَفَرِهِ مَأْخَذًا
الْوَبَارَ أَيْتَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيئُهُ أَمَا إِنَّكَ
يَا يَزِيدُ نِيدُ تَجْعِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ
وَأَبْتُ زَيْكًا وَشَفِيعَكَ وَتَجْعِي
هَذَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَتُحَنَّدُ
صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفِيعَهُ۔

پس ایک شخص صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم
جس کا نام ابو برزہ تھا کہنے لگا تو اپنی
چھڑی حسین کے لبوں پر مارتا ہے۔
تیری چھڑی حسین کے اس مقام پر
لگ رہی ہے کہ میں نے بار بار دیکھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ
کو چومنا کرتے تھے۔ اے یزید قیامت
کے روز جب بارگاہ خداوندی میں
حاضر ہوگا تیرا حامی صرف ابن زیاد
ہوگا اور یہ حسین جب میدان قیامت
میں آئیں گے ان کے حامی محمد مصطفیٰ

۱۰ سیرۃ طیبہ جلد ۱ ص ۱۸

سلم شفیعہ ۱۰

صلی اللہ علیہ وسلم ہوں گے۔
ابو برزہ رضی اللہ عنہ کے بیان سے معلوم ہوا کہ صحابی کے نزدیک محمد مصطفیٰ
صلی اللہ علیہ وسلم یزید کے حامی نہیں ہیں اسی لیے اہل سنت و جماعت میں
سے کوئی بھی یزید کا حامی کار نہیں۔ کیونکہ مَا أَنتَ عَلَيْهِ وَأَصْحَابِيْ بِرِصْفٍ
اور صرف اہل سنت ہی گامزن ہیں۔

حافظ ابن کثیر کا یزید کے متعلق عقیدہ

لَمَّا خَرَجَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ عَنْ
طَاعَتِهِ وَخَلَصُوا وَوَلَّوْا عَلَيْهِمْ
ابْنُ مِطْعَمٍ وَابْنُ حَنْظَلَةَ لَمْ
يَذْكُرُوا عَنْهُ وَهُمْ أَشَدُّ
النَّاسِ عَدَاوَةً لَهُ إِلَّا مَا ذَكَرُوهُ
عَنْهُ مِنْ شَرْعِ الْخَيْرِ وَاتِّبَاعِهِ
بَعْضُ النِّقَادِ وَرَأَى كَيْفَ يَتِمُّوهُ
مِنْ نَدَاتِهِ كَمَا يَتَذَفُّهُ بَعْضُ
الزَّوَادِ فِضْ بَلْ تَدَّكَانَ فَاسْمًا ۱۰

جب اہل مدینہ یزید کی بیعت توڑ کر
اطاعت سے نکل گئے اور اپنے
اور ابن مطح اور ابن حنظلہ حاکم مقرر
کر لیا۔ حالانکہ اہل مدینہ سخت ترین
دشمن تھے۔ یزید کے پھر بھی وہ
صرف یہ کہتے تھے کہ یزید شرابی ہے
اور بعض بدکاریاں بھی اس سے سرزد
ہوتی ہیں لیکن انہوں نے یزید کو
یزید نہیں کہا جیسے بعض افاضی کہتے
ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ یزید فاسق تھا۔

۱۰ تاریخ طبری جلد ۵ ص ۲۵۶ البدایۃ والنہایۃ لابن کثیر جلد ۸ ص ۱۹۲ البدایۃ والنہایۃ

جلد ۸ ص ۲۳۲ سطر ۱۸ تا ۱۹

حافظ ابن حجر عسقلانی سنی شافعی کا عقیدہ

آپ لکھتے ہیں :-

يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي
سُفْيَانَ الْأُمَوِيُّ رَوَى عَنْ أَبِيهِ
وَعَنْهُ إِبْنُهُ خَالِدٌ وَعَبْدُ اللَّهِ
بَنُ مَرْوَانَ - مَقْدُوحٌ رَحِمَهُ
عَدْلَتُهُ وَلَيْسَ بِأَهْلٍ
أَنْ يَرْوَى عَنْهُ -

یزید بن معاویہ کا وہ بیٹے ابی سفیان
کے یزید اپنے باپ سے روایت
کرتا ہے اور یزید سے اس کا بیٹا
خالد اور عبد الملک بن مروان روایت
کرتے ہیں۔ یزید معیوب انسان ہے
اس قابل نہیں کہ اس سے کوئی روایت
لی جائے۔

معلوم ہوا کہ یزید ائمہ جرح و تعدیل کے نزدیک ابو مخنف شیعہ سے
بھی زیادہ بُرا ہے کیونکہ روایات میں ابو مخنف معتبر ہے اور یزید مردود۔

یہ ہی حافظ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں :

قَالَ يَحْيَى بْنُ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ
إِبْنِ عُثْبَةَ أَحَدُ الثَّقَاتِ شَا
نُفْلُ بْنُ أَبِي عَرْجٍ ثَقَّةٌ قَالَ
كُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيزِ

یحییٰ بن عبد الملک بن ابی عبثہ جو کہ
راوی سچہ ہیں کہتے ہیں کہ مجھے کہا
نوفل بن ابی عقر ب نے "وہ بھی
راوی سچہ ہے" کہ میں عمر بن عبد العزیز

لہ سان المیزان جلد ۲ ص ۲۹۳

فَقَالَ قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ
يَزِيدُ فَقَالَ عَمْرٌو لَقَوْلِ أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ يَزِيدُ وَأَمْرٌ بِهِ
فَضْرِبَ عِشْرَتَيْكَ سَوْطًا -

کے پاس تھا کہ ایک شخص نے یزید
کو امیر المؤمنین کہہ دیا، عمر بن عبد العزیز
نے کہا کہ یزید کو امیر المؤمنین کہتا ہے
پس آپ کے حکم سے اس شخص کو
بیس کوڑے مارے گئے۔

معلوم ہوا کہ یزید کو امیر المؤمنین کہنے والے کوڑوں کی سزا کے مستحق ہیں۔

علامہ ذہبی کا عقیدہ

يَزِيدُ بْنُ مُعَاوِيَةَ مَقْدُوحٌ
فِي عَدْلَتِهِ لَيْسَ بِأَهْلٍ
أَنْ يَرْوَى عَنْهُ وَقَالَ أَحْمَدُ
بْنُ حَنْبَلٍ لَا يَنْبَغِي أَحَدٌ يَرْوَى
عَنْهُ -

یزید بن معاویہ معیوب انسان ہے
اس لائق نہیں کہ اس سے روایت
لی جائے امام احمد بن حنبل فرماتے
ہیں اس سے روایت نہیں لینی
چاہیے۔

یزید کے شیعہ ائیوں کو کچھ شرم چاہیے کہ ایسے انسان کو رضی اللہ عنہ
اور رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جس کو ائمہ حدیث نے ذکر کے قابل ہی نہیں سمجھا۔

لہ تہذیب التہذیب جلد ۱۱ ص ۳۶۱

لہ میزان الاعتدال جلد ۲ ص ۴۴

امیر المؤمنین فی الحدیث امام بخاری سنی شافعی کا عقیدہ

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تاریخ کبیر جلد ۸ میں ص ۳۱۳ سے ص ۳۴۱ تک تقریباً ۱۲۲۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں لیکن یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا۔ حالانکہ فتح قسطنطنیہ والی حدیث بھی آپ نے ہی روایت کی اگر اس حدیث شریف سے جو کچھ خارجیوں نے سمجھا ہے وہی مفہوم ہوتا تو امام بخاری خارجیوں کے مغفور و مرحوم کا ذکر نہ کرتے۔ لیکن امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید بن معاویہ قابل ذکر سی نہیں۔

حُجَّةُ الْإِسْلَامِ إمام غزالی رَحِمَهُ اللهُ عَلَيْهِ وَأُورِيهِ

آیٹ فرماتے ہیں:

فَإِنْ قِيلَ فَمَا جُوزَ أَنْ يُقَالَ
قَاتِلِ الْحُسَيْنَ نَفْسَهُ اللَّهُ وَالْأَمْرُ
بِقِتْلِهِ. كَفَعَهُ اللَّهُ؟ قُلْنَا
النَّوَابُجَانُ يُقَالُ قَاتِلِ الْحُسَيْنِ
إِنْ مَاتَ نَبَلَ النَّوَابَةِ
نَفْسَهُ اللَّهُ لِأَنَّهُ يَحْتَمِلُ أَنْ

اگر کوئی پوچھے کہ حسین رضی اللہ عنہ
کے قاتل اور آپ کے قتل کا حکم دینے
والے پر اللہ کی لعنت ہو کہہنا جائز
ہے، ہم کہتے ہیں کہ حق بات یہ ہے
کہ یوں کہا جائے کہ آپ کا قاتل اگر
بغیر توبہ کے مرا ہے تو اس پر خدا

يَمُوتُ بَعْدَ التَّوْبَةِ ۖ

کی لعنت کیونکہ یہ ایک احتمال ہے
کہ شاید اس نے توبہ کر لی ہو۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے بیان سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کا قتل ناحق تھا ورنہ قاتل پر خدا کی لعنت جائز نہ ہوتی اور توبہ کی قید لگانا امام صاحب کے کمال تقویٰ کی دلیل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ یزید کا نام لے کر لعنت کرنے کو جائز قرار نہیں دیتے۔

ابوشکور سامی محمد بن عبد السعید بن شعیب کشتی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

بَيْعَةُ الصَّكَّابَةِ وَالْمُسْلِمِينَ
لَمْ يَفْقَ عَلَى يَزِيدٍ مِثْلَ عَبْدِ اللَّهِ
بْنِ زُبَيْرٍ وَ مُحَمَّدِ بْنِ الْحَنْفِيَّةِ
وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ وَكَثِيرٍ مِّنْ
أَهْلِ الْبَيْعَةِ لَمْ يَفْقَ عَلَيْهِ
فَلَمْ يَكُنْ أَمَامًا عَادِلًا فَفُتِحَ
بِهَذَا أَنَّ الْحَكِيمَ لَمْ يَكُنْ
بَاعِيًا شَرًّا اخْتَلَفُوا فِي جَوَابِ اللَّعْنِ
عَلَى يَزِيدٍ قَالَ بَعْضُهُمْ لَا يَجُوزُ
لِلْعَنْ عَلَيْهِ لِأَنَّهُ كَانَ أَمَامًا

صحابہ کرام اور دیگر مسلمانوں نے یزید کی بیعت پر اتفاق نہیں کیا مثل عبد اللہ بن زبیر، محمد بن الحنفیہ، حسین بن علی اور دیگر بہت سارے اہل بیعت متفق نہیں ہوئے لہذا یزید نام عادل نہ تھا اور یہ ہی سبب ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ باغی نہیں۔ اس لیے علماء نے یزید پر لعنت کرنے میں اختلاف کیا ہے بعض نے کہا ہے کہ لعنت پر یزید جائز نہیں کیونکہ وہ چند سال مسلمانوں

۱۰ احیاء العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۸۷ - جملہ دوسرے یہ بزرگ جہاں سے آقا و مولیٰ دانا کی بخشش لایا ہوں رخصت فرمائیے کہ
معتبر ہیں۔

لِسُلَيْمٍ فِي سَنِينَ وَقَالَ
بَعْضُهُمْ يَحْزَنُ لِوَلَدَتِهِ كَفَرُ
بِأَخِيهِ حَيْثُ أَجَازَ قَتَلَ الْحُسَيْنِ
وَرَضِيَ بِذَلِكَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ
يَأْتِي يَزِيدُ لَمْ يَأْمُرْ بِالْفَتْحِ
بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَإِنَّمَا أَمَرَهُمْ
بِطَلَبِ الْبَيْعَةِ أَوْ بِأَخْذِهِ وَحُتْلِهِ
إِلَيْهِ فَهُمْ قَتَلُوهُ بَعْضُ
أَمْرِهِ وَمَا رَضِيَ بِذَلِكَ وَالْأَصَحُّ
أَنْ نَقُولَ بِأَنْ يَزِيدُ نَزَا
أَمْرُ بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ أَوْ رَضِيَ وَ
أَجَازَ أَوْ حَزَنَ اللَّعْنُ عَلَى أَهْلِ
الْبَيْتِ فَإِنَّهُ يَحْزَنُ اللَّعْنُ عَلَيْهِ
وَالْأَفْضَلُ كَذَلِكَ قَاتِلُهُ
لَا يَكْفُرُ مِنْ غَيْرِ اسْتِحْدَالٍ

علامہ تفسیر فی شرح العقائد میں فرماتے ہیں :

إِنْفَقُوا عَلَى جَوَازِ اللَّعْنِ عَلَى مَنْ
أَمَرَ حُسَيْنٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَقَاتِلِ أَوْ

لَمْ يَتَّبِعُوا بِشُكُورٍ

قَتْلَهُ أَوْ أَمَرَ بِهِ أَوْ أَجَازَهُ أَوْ
رَضِيَ بِهِ وَالْحَقُّ أَنَّ رِضَا يَزِيدٍ
بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ وَاسْتِشْهَادِهِ بِذَلِكَ
وَأَهْلَانَهُ أَهْلُ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا تَوَاتَرَ مَعْنَاهُ وَ
إِنْ كَانَ تَقَاصُّهَا أَهَادُ
فَتَحْنُ لَا تَنْقُفُ فِي شَأْنِهِ بَلْ رَفِي
إِيمَانِهِ لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَ
الْأَصَحُّ وَأَعْوَابُهُ

پر لعنت کرنے سے گریز نہیں کرتے اور اسی طرح اس کے مددگار اور ساتھی ہیں۔

شیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن ابی شریف قدسی شافعی فرماتے

ہیں —

مَنْ اِخْتَلَفَ فِي الْفَرَاغِ يَزِيدُ
فَقِيلَ لَعْنَةُ دِسَادٍ قَعِ مِنْهُ
مِنْ الْوَحْشَةِ إِذْ عَلَى
الذُّرِّيَّةِ الطَّاهِرَةِ كَالْأَمْرِ
بِقَتْلِ الْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

یزید کے کافر ہونے میں علماء کا
اختلاف ہے بعض اُس کے کفر
کے قائل ہیں کہ اس نے نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد پاک پر
ایسی بری جرات کی ہے کہ سیدنا حسین

لَمْ يَتَّبِعُوا بِشُكُورٍ

وَمَا جَرَى مَا يَنْبُؤُ عَنْ بَإِئِهِ
الطَّبَعُ وَلَيْسَ لِيَذْكُرَهُ السَّمْعُ
وَقِيلَ لَا إِذْ لَدَيْكَ ثَبَتَ لَنَا عَنْهُ
تِلْكَ الْأَسْبَابُ الْمُؤَيَّدَةُ لِلْكَفْرِ
وَحَقِيقَةُ الْأَمْرِ أَحَبُّ الطَّرِيقَةِ
الْمُتَابَعَةِ الْقَوِيَّةِ فِي شَأْنِهِ
الْتَوَقُّفُ فِيهِ دَرَجَةُ الْأَمْرِ
إِلَّا أَنَّهُ سُبْحَانَهُ ۝

رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم دیا اور
ایسے ایسے کام کئے جن کا ذکر کوئی
سلیم طبع انسان سن نہیں سکتا اور
بعض اُس کے کفر کے قائل نہیں
کیونکہ جو اسباب موجب کفر ہیں
وہ قطعی طور پر ثابت نہیں اور اچھی بات
یہی ہے کہ انسان اس کے بارے
میں خاموش رہے اور اُس کا انجام
خدا کے سپرد کرے۔

علامہ عبد العزیز مرحوم نبراس شرح شرح العقائد میں فرماتے ہیں:-

بَعْضُهُمْ أَطْلَقَ اللَّغْنَ عَلَيْهِ
مِنْهُمْ ابْنُ الْجَوَازِيِّ الْحَدَّثُ
وَصَنَّفَ كِتَابًا بِاسْمَاءِ الرَّدِّ عَلَى
الْمُعْتَصِبِ الْعَيْنِيِّ الْأَسَافِ
عَنْ ذِمِّ بْنِ يَزِيدٍ وَمِنْهُمْ الْإِمَامُ
أَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ وَمِنْهُمْ
الْقَاضِي أَبُو يَعْقُبٍ ۝

بعض علماء نے یزید پر لعنت کو جائز
رکھا ہے جو علامہ یزید کو ملعون کہتے
ہیں ان میں سے ایک بہت بڑے
ذی شان محدث ابن جوزی بھی
ہیں انہوں نے اُس کے متعلق
کتاب لکھی ہے جس کا نام "الروعي المتعب
العيني عن ذم يزيدي" ہے اور ان ہی

لہ السامره ۳ لہ نبراس ۵۵۳

علمائے میں سے امام احمد حنبل بھی ہیں
اور قاضی ابو یعلیٰ بھی۔

یاد رہے کہ محدث ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہ حفظ حدود و شریعت میں بڑے
متشدد سمجھے گئے ہیں اور امام احمد حنبل رضی اللہ عنہ کی جلالت شان کا تو کیا کہنا امام
بخاری اور دیگر اکثر محدثین آپ کے شاگرد ہیں۔ سیدنا غوث الثقلین رضی اللہ عنہ
جیسے آپ کے مقلد۔

علامہ علی القاری لمکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:-

اُخْتَلِفَ فِي الْفَنَاءِ يَزِيدَ قِيلَ
نَعَمْ يَغْنَى لَنَا وَدَدَ عَنْهُ مَكَ
يَدُلُّ عَلَى الْفَنَاءِ مِنْ تَحْلِيلِ
الْخَيْرِ وَمِنْ تَقْوَاهُ بَعْدَ قَتْلِ
الْحُسَيْنِ وَأَصْحَابِهِ أَخْبَرَتْ
حَازِيَتُهُمْ لِبَا فَعَلُوا بِأَشْيَاخِ
قُرَيْشٍ وَصَنَادِيهِمْ ۝

یزید کے کفر میں اختلاف ہے جو کچھ
اُس سے وارد ہوا ہے وہ اُس کے
کفر پر دلیل ہے مثلاً غم کو حلال قرار
دینا اور سیدنا حسین رضی اللہ عنہ کے
قتل کے بعد اس کا یہ کہنا کہ میں نے اہل بیت
کو اس کا بدلہ دیا ہے جو کچھ میرے
وڈیروں کے ساتھ میدان بدر میں
کیا گیا تھا۔

اور فرماتے ہیں:-

بعض جاہل جو یہ لکھتے ہیں کہ امام حسین

مَا تَفَرَّ بِهِ بَعْضُ الْجَمَلَةِ مِنْ

لہ شرح الفتنہ الاکبرۃ، مطبوعہ مصر

أَنْتَ الْحَسَنُ كَانَ بَاغِيًا
فَبَاطِلٌ عِنْدَ أَهْلِ السُّنَّةِ وَالْجَمَاعَةِ
وَلَعَلَّ هَذَا مِنْ هَذِهِ يَأْتِي الْخَوَارِجُ
عَنِ الْجَادِ ق. ٤

رضی اللہ عنہ باغی تھے سو یہ بات اہل سنت
کے نزدیک باطل ہے (یعنی یہ
کسی اہل سنت کا قول نہیں) یہ صرف
خارجیوں کا ہڈیان ہے۔

شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

بعض علماء اہل سنت تو یزید کے معاملہ میں بھی توقف سے کام لیتے ہیں
لیکن بعض غلو اور افراط کی وجہ سے اس کی شان و منزلت بیان کرنے بیٹھ جاتے
ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ وہ مسلمانوں کی اکثریت کی بنا پر امیر مقرر ہوا تھا امام حسین
رضی اللہ عنہ پر ضروری تھا کہ ان کی اطاعت کرتے نَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ هَذَا
الْقَوْلِ وَمِنْ هَذَا الْوَعْتِ ق. ۱۔ یزید امام حسین رضی اللہ عنہ کے ہوتے ہوئے
امیر ہو کیسے سکتا تھا اور مسلمانوں کو اجماع اس پر کس طرح واجب آتا ہے جبکہ
اس وقت کے صحابہ کرام اور صحابہ کی اولاد جو بھی موجود تھی اس کی اطاعت سے
بیزاری کا اعلان کر چکے تھے۔ مدینہ منورہ سے چند لوگ اس کے پاس شام
میں جبر و اکراہ سے پہنچائے گئے تھے لیکن یزید کے ناپسندیدہ اعمال کو
دیکھ کر واپس مدینہ چلے آئے اور عارضی بیعت کو فسخ کر دیا اور ان لوگوں نے
بر ملا کہا کہ وہ خدا کا دشمن ہے، شراب نوش ہے، تہاکر الصلوٰۃ ہے۔ زانی
ہے۔ فاسق ہے۔ محارم سے صحبت کرنے سے بھی باز نہیں آتا۔ ایک طبقہ ایسا بھی
ہے جس کی رائے ہے کہ یزید نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا حکم

لے شرح الفقہ الاکبر ص ۲، مطبوعہ مصر

نہیں دیا تھا اور نہ وہ شہادت حسین پر رضامند تھا۔ حضرت حسین اور
اہل بیت رضی اللہ عنہم کی شہادت سے وہ کبھی بھی مسرور و مطمئن نہیں ہوا
ہمارے نزدیک یہ رائے مردود اور باطل ہے کیونکہ یزید کی اہل بیت سے
عداوت اور اہل بیت کی اعانت اور ذلت کے واقعات تو اتر کے ساتھ
اس سے سرزد ہوتے رہے ان تمام واقعات سے انکار کرنا ازراہ تکلف ہے
ایک طبقہ کی یہ رائے ہے کہ قتل حسین دراصل گنہ گبرہ ہے کیونکہ ناحق مومن
کا قتل کرنا گناہ کبیرہ میں آتا ہے کفر میں نہیں آتا مگر لعنت تو کافروں کے لیے
مخصوص ہے۔ اسی رائے کا اظہار کرنے والوں پر افسوس ہے وہ نبی علیہ السلام
کے کلام سے بھی بے خبر ہیں کیونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کی
اولاد سے بغض عداوت رکھنا اور انہیں تکلیف دینا اور ان کی توہین کرنا
باعث ایذا و عداوت نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے اس حدیث کی روشنی میں یہ
حضرات یزید کے متعلق کیا فیصلہ کریں گے۔ کیا امانت رسول اور عداوت
رسول اللہ کفر و لعنت کا سبب نہیں؟ اور یہ بات جہنم کی آگ میں پہنچانے
کے لیے کافی نہیں۔ آیت کریمہ ملاحظہ ہو۔

وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو
ایذا پہنچاتے ہیں وہ یقیناً دنیا اور
آخرت میں لعنت کے مستحق ہیں
اور خدا نے ان کے لیے دردناک

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ لَعَنَهُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا
وَالْآخِرَةِ وَأَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا
مُّهِينًا ۝ ۴

لے سورہ احزاب آیت نمبر ۵۶

عذاب مقرر کیا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ چونکہ یزید کے خاتمہ کے متعلق کوئی علم نہیں ہو سکتا کہ ارتکاب کفر و معصیت کے بعد اس نے توبہ کر لی ہو اور آخر کار تائب ہو گیا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب احیاء العلوم میں اسی خیال کا اظہار کیا ہے۔ علماء سلف اور مشاہیر اُمت میں سے بعض نے جن میں امام احمد بن حنبل جیسے بزرگ شامل ہیں۔ یزید پر لعنت کی ہے۔ ابن جوزی نے جو شریعت اور حفظ سنت میں بڑے تشدد تھے اپنی کتاب میں لعنت بر یزید کو علماء سلف سے نقل کیا ہے۔ بعض علماء کرام نے لعنت کرنے کی ممانعت کی ہے اور بعض توقف کرتے ہیں۔ ہماری رائے میں یزید مبغوض ترین انسان تھا۔ اس بد بخت نے جو کاروائیے بد سرائی انجام دیئے ہیں، اُمت رسول میں کسی سے نہیں ہو سکے۔ شہادت حسین اور اہانت اہل بیت سے فارغ ہو کر اس بد بخت نے مدینہ منورہ پر لشکر کشی کی اور اس مقدس شہر کی بے حرمتی کے بعد اہل مدینہ کے خون سے ہاتھ رنگے اور باقی ماندہ صحابہ رسول اور تابعین اس کی تیغ ستم کی نذر ہو گئے۔ مدینہ منورہ کی تخریب کے بعد اس نے مکہ معظمہ کی تباہی کا حکم دیا اور حضرت عبداللہ بن زبیر کی شہادت کا ذمہ دار ٹھہرا اور انہی حالات میں وہ دُنیا سے رخصت ہو گیا، اور اس کی توبہ اور رجوع مزید حال تو اللہ ہی جانتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور دوسرے اہل ایمان کے دلوں کو یزید کی محبت اور اُلفت، اس کے مددگاروں اور معاونین کی موانست اور ان تمام لوگوں کی دوستی (جو

اہل بیت نبوی کے بدخواہ رہے ہیں اور ان کے حقوق کو پامال کرتے آئے ہیں اور ان سے محبت اور صدق عقیدت سے محروم ہیں) سے محفوظ و مامون رکھے اور دُنیا و آخرت میں اہل بیت کے مشرب و مسلک پر رکھے۔
بِحَسَنَةِ النَّبِيِّ وَاللَّهِ الْاَوْفَعُ كَادَ وَبَسَّتْهُ وَكَرِهَهُ دَهُو قَرْنَيْكَ حُجَيْبُ يَه
شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر علماء کی سابقہ تحریروں کا منجھوٹ ہے۔ یہ مسلک اور مشرب اہل سنت و جماعت کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اہل سنت کو ہمیشہ ہمیشہ اسی مسلک پر قائم رکھے۔

اُمتِ مسلمہ میں اختلاف

اُمتِ مسلمہ میں یزید کو کافر اور لعنتی کہنے میں ضرور اختلاف ہے جیسا کہ ہم نے ظاہر کر دیا ہے۔ بعض اُسے کافر و لعنتی بھی کہتے ہیں اور بعض کافرا لعنتی کہنے سے منع کرتے ہیں، بعض نہ منع کرتے ہیں اور نہ کافر و لعنتی کہتے ہیں یہ تینوں مسلک اہل سنت و جماعت کے ہی ہیں۔ لیکن اس مذہب حقہ کا ایک فرد بھی آج تک ایسا نہیں گذرا جس نے یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ یزید کو رضی اللہ عنہ یا رحمۃ اللہ علیہ کہنا یا لکھنا یہ خارجیوں کا کام ہے جیسا کہ خارجیوں کی ایک رسوائی زمانہ جو کہ ضبط ہو چکی ہے اُس کے نام سے ظاہر ہے اس کا نام "رشید ابن رشید امیر المؤمنین یزید رضی اللہ عنہ" ہے۔ ان ہی خارجیوں کا ایک اور پمفلٹ نظر سے گزرا جس کو انہوں نے

ابن تیمیہ کی طرف منسوب کیا ہے جس کا نام "حسین رضی اللہ عنہ اور یزید رحمۃ اللہ علیہ" ہے پمفلٹ کے آخر میں ابن تیمیہ کی کتاب منہاج السنہ کا حوالہ ہے۔ ابن تیمیہ اگرچہ ایسا انسان نہیں جس کی بات کی طرف کان لگایا جائے پھر بھی ہم نے بہت تلاش کیا کہ ابن تیمیہ نے اپنی کتاب میں کہیں یزید کو رحمۃ اللہ علیہ لکھا ہو۔ لیکن ہم کو نہ ملا اور نہ اس نے ایسا کیا ہے۔ خارجیوں کا یہ ابن تیمیہ پر بہتان ہے حالانکہ خارجی ابن تیمیہ کو اپنے دین و دنیا کا امام تسلیم کرتے ہیں۔ اِذَا فَاسَدَ الْحَيَاءُ فَافْعَلْ مَا شِئْتَ۔ بلکہ ابن تیمیہ نے اپنی تحریر میں ایک سوال اٹھایا ہے جس کا جواب وہ خود بھی نہ دے سکا اور بعد والے خارجی بھی نہیں دے سکتے۔ وہ یہ ہے۔

اِنَّهُ جَعَلَ خَيْرَ الْجَمَاعِ
وَاَزْسَلَهُمْ اِلَى الْمَدِيْنَةِ
لِكُنْهٖ مَعَ ذٰلِكَ مَا اَنْتَمَرُ
لِلْعُسَيْنِ وَلَا اَمْرٍ يَقْتُلُ قَاتِلَهُ
وَلَا اَمْرٌ يَشَارُهُ

جن کے سینوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہے وہ خود فیصلہ کریں کہ ابن تیمیہ کی عبارت کس بات کی طرف اشارہ کرتی ہے یعنی اگر یزید سیدنا امام اعلیٰ مقام حسین رضی اللہ عنہ کے قتل کا محرک نہ ہوتا بلکہ نبی اکرم صلی اللہ

علیہ وسلم کے اہل بیت کا خیر خواہ ہوتا تو حسین رضی اللہ عنہ کی حمایت میں آپ کے قاتل کو ضرور قتل کرتا اور سیدنا امام عالی مقام حسین رضی اللہ عنہ کے خون کا بدلہ لیتا۔ کیونکہ وہ حاکم وقت اور با اختیار تھا۔ یہ سب کچھ نہ کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ یزید کا دامن امام حسین رضی اللہ عنہ کے خون سے ہرگز ہرگز پاک نہیں لیکن قواعد شریعت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم اُسے کچھ نہیں کہتے بس اتنا ہی کافی ہے کہ علیہ ما علیہ۔ سادہ لوح ایمانداروں کو بہکانے اور ان کے دلوں میں یزید علیہ ما علیہ کی محبت پیدا کرنے کے لیے خارجیوں کا سب سے بڑا ہتھکنڈا غزوہ قسطنطنیہ والی حدیث ہے لہذا وہ حدیث اور اس کی حقیقت ملاحظہ فرمائیں۔

حدیث غزوہ قسطنطنیہ

قَالَ عُنَيْرٌ مُحَمَّدٌ شَتْنَا أُمَّ حَرَامٍ
أَنَّمَا سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوَّلُ حَبِشٍ مِّنْ
أُمَّتِي يَغْزُونَ الْبَحْرَ قَدْ أَذْجَبُوا
قَالَتْ أُمَّ حَرَامٍ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ
أَنَا فِيهِمْ قَالَ أَنْتِ فِيهِمْ ثُمَّ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
أَوَّلُ حَبِشٍ مِّنْ أُمَّتِي يَغْزُونَ
مَدِيْنَةَ قَيْصَرَ مَغْنُوْرَتُهُمْ

عمیر کہتے ہیں کہ ہم کو حدیث سنائی
اُم حرام نے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کو فرماتے سنا کہ پہلا لشکر میری
اُمت کا جو غزوہ بحر طے گا ان
پر جنت واجب ہے۔ اُم حرام
کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ
کیا میں اُن میں سے ہوں۔ آپ نے
فرمایا تو اُن میں سے ہے پھر نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اُمت

کا پہلا شکر جو غزوہ قسطنطنیہ لڑے
گا وہ بخشے ہوئے ہیں یہ

خارجیوں کا استدلال یوں ہے کہ قسطنطنیہ پر چڑھائی کرنے والے
پورے لشکر کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بخشش کی بشارت دی ہے اور
یزید اس لشکر کا سالار تھا لہذا وہ اس عموم میں داخل ہے۔ اس سے یزید کی
بڑی فضیلت ثابت ہوتی ہے۔

جواب نمبر ۱

اگر یہ حدیث فضیلت یزید کا ثبوت ہوتی، جیسا کہ خارجی کہتے رہتے
ہیں تو مذہب حق اہل سنت و جماعت کا کوئی فرد تو یزید کو رضی اللہ عنہ
یا رحمۃ اللہ علیہ کہتا یا کم از کم یزید کو عزت اور احترام کی نظر سے دیکھتا۔ لیکن
ایسا ہرگز نہیں ہوا بلکہ پوری دنیا اہل سنت کے نزدیک یزید قابل نفرت انسان
ہے خود امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جو اس حدیث قسطنطنیہ کے ناقل ہیں انہوں
نے اپنی تاریخ کبیر میں تقریباً ۲۱۳ یزید نامی اشخاص کے حالات لکھے ہیں مگر
یزید بن معاویہ کا ذکر تک نہیں کیا جو اس بات کی کھلی دلیل ہے کہ امام بخاری
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یزید ایک ایسا ذلیل و حقیر انسان ہے جو ذکر کے
قابل ہی نہیں۔

جواب نمبر ۲

اصول فقہ کی کتابوں میں یہ مسئلہ موجود ہے۔

ما من عام الاخص منه البعض یعنی کوئی عموم ایسا نہیں جس میں سے
بعض افراد مخصوص نہ ہوں معلوم ہوا کہ ہر عموم سے بعض افراد مخصوص ضرور
ہوتے ہیں۔ اس ہی اصول کی بناء پر حفاظ حدیث قسطنطنیہ والی حدیث کے
ماتحت فرماتے ہیں:-

لَا يَكُنْ مِنْ دَخَلِهِ فِي ذَلِكَ
الْعُضْمُ أَحَدٌ لَا يَخْرُجُ بِدَلِيلٍ
خَاصٍّ إِذْ لَا يَخْتَلِفُ أَهْلُ الْعِلْمِ أَنَّ
قَوْلَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَغْفُورٌ لِمَنْ مَشَرَّطٌ بِأَنْ
يَكُونُوا مِنْ أَهْلِ الْمَغْفِرَةِ حَتَّى
لَوْ أَمَّتْ وَاحِدَةٌ مِنْ غُرَاهَا
بَعْدَ ذَلِكَ لَسَمِيحَةٌ خَلَّ فِي ذَلِكَ
الْعُضْمُ بِاتِّفَاقٍ فَدَلَّ عَلَى أَنَّ
الْمَرَادَ مَغْفُورٌ لِمَنْ وَجَدَ شَرْطُ
الْمَغْفِرَةِ فِيهِ مِنْكُمْ

یزید کا اس عموم میں داخل ہونے
سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ کسی دلیل
خاص سے اس عموم سے خارج
نہیں ہو سکتا کیونکہ اہل علم میں سے
کسی نے اختلاف نہیں کیا کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا قول مغفور لہم
مشرط ہے مطلق نہیں وہ یہ کہ مغفور لہم
وہ ہیں جو بخشش کے اہل ہوں اگر
کوئی فرد لشکر کا مرتد ہو جائے وہ
اس بشارت میں داخل نہیں اس
بات پر تمام اہل علم کا اتفاق ہے

پس یہ اتفاق اس بات کی دلیل ہے
کہ حبش قسطنطنیہ کا وہ شخص مغفور ہے
جس میں مغفرت کی شرائط مرتے
وقت تک پائی جائیں۔

محدثین اور حفاظ کے فیصلہ کی توثیق مزید

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی موجود ہے:
مَنْ قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ يَعْنِي جِوَانِسانَ زَبَانٍ سَ
لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ كَبَّرَ دَعَا وَهُوَ جَنَّتِي هُوَ۔
کیا اس فرمان کو عام رکھا جاسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ وگرنہ تو مرزا
قادیانی کی اُمت کافر کیوں؟ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کے تو وہ سب قائل ہیں۔
خود سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں میری اُمت کے بہتر
فرقے ہوں گے۔ سوائے ایک فرقہ کے باقی سب جہنمی ہیں۔ نبی اکرم
صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ میری اُمت کے بہتر فرقے ہوں گے۔ اس
بات کی دلیل ہے کہ وہ سارے کے سارے لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کہنے والے
ہی ہوں گے لیکن پھر بہتر فرقے جہنمی ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ لَا إِلَهَ
إِلَّا اللَّهُ پڑھنے والے کا جنتی ہونا بھی مشروط ہے۔ اپنی توفیق کے مطابق
جو ہمیں میسر ہوا وہ بدیہ ناظرین کو دیا گیا ہے۔ سمجھنے والے کے لیے یہ
مختصر انشاء اللہ کافی اور دافی ثابت ہوگا اور اہل عناد کے لیے

دفتروں تحریر بے کار اور بے سود۔

اعلان

ہم موجودہ دور کے خارجیوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ واقعہ کربلا کے
دو قوع میں آنے کے بعد سے آج تک اگر اہل سنت کی پوری
دنیا میں سے کسی مسلم شخصیت کا زید کو رحمة اللہ علیہ یا رضی اللہ عنہ
لکھا ثابت کر دیں تو ایک حوالے پر مبلغ ایک صد روپیہ بطور انعام
ہم سے حاصل کریں۔

دیوبندی اور اسلامی عقائد کا موازنہ

دیوبندیوں کے جن خلاف اسلامی عقائد پر عرب و عجم کے علماء نے دیوبندیوں کو کافر کہا۔ ہم مسلمانوں کی واقفیت کیلئے ان عقائد کی ایک مختصر فہرست پیش کرتے ہیں اور ہر ایک کے مقابل اسلامی عقیدہ بھی پیش کرتے ہیں اور ہم نے اس فہرست میں ان کا جو عقیدہ بیان کیا ہے وہ ان کی کتابوں میں موجود ہے۔

اسلامی عقائد	دیوبندی عقائد
جھوٹ بولنا عیب ہے جیسے کہ چوری یا زنا کرنا وغیرہ اور رب تعالیٰ ہر عیب سے پاک ہے۔ ومن اصدق من اللہ حدیثا۔ نیز خدا کی صفات واجب ہیں نہ کہ ممکن لہذا خدا کیلئے سکنا کہنا بے دینی ہے۔	(۱) خدا تعالیٰ جھوٹ بول سکتا ہے۔ (مسئلہ امکان کذب) براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب ایٹھوی، جہد المقل مصنفہ محمود حسن صاحب
خدائے پاک ہر وقت عالم الغیب ہے۔ اس کا علم اس کی صفت ہے اور واجب ہے۔ جب چاہے تب معلوم کرنے کا مطلب یہ ہوا کہ نہ چاہے تو جاہل رہے۔ یہ کفر ہے خدا کی صفات خدا کے اختیار میں نہیں۔ وہ واجب ہیں۔ نیز رب نے اپنے محبوبوں کو بھی علوم غیبیہ عطا کئے۔ (قرآن کریم)	(۲) اللہ تعالیٰ کی شان یہ ہے کہ جب چاہے غیب دریافت کرے۔ کسی ولی، نبی، جن، فرشتے، بھوت کو اللہ نے یہ طاقت نہیں بخشی۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل صاحب دہلوی)

ضروری گذارش

قارئین کرام! آپ بخوبی سمجھتے ہیں کہ دورِ حاضر میں صحیح اور عام فہم دینی لٹریچر کی فراہمی کس قدر ضروری ہے جبکہ اعتقادی و عملی بُرائیاں نرسنے لڑو پ اور پرکشش انداز میں بڑھتی جا رہی ہیں۔ ان حالات میں دیگر مذہبی و اصلاحی پروگراموں کی طرح اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لیے صحت مند لٹریچر کی اشاعت از حد ضروری ہے۔ ہر دردمند مسلمان اس دینی ضرورت کا احساس کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ اور رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عطا کردہ دین کے سہمہ گیر غلبہ کا احساس رکھنے والے مسلمانوں سے پُر زور اپیل ہے کہ خُدا را اپنے اس دینی احساس کو بے جا دُنیا طلبی کی رو میں ضائع مت کیجئے اور اسلامک لٹریچر کی اشاعت میں ادارہ کے ساتھ جان و مال سے تعاون فرمائیے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ بجاہِ نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام آپ کے جانی و مالی تعاون کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور عالم اسلام کے مسلمانوں کے ایمان و عمل اور عزت و آبرو کی حفاظت فرمائے اور دین و دُنیا کے راستوں پر آنے والے جملہ آلام و مصائب کو صبر و استقامت کے ساتھ برداشت کرنے کی ہمت و توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۳) خدا تعالیٰ کو جگہ اور زمانہ اور مرکب ہونے اور ماہیت سے پاک ماننا بدعت ہے۔ (البیضار الحق مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	خداے قدوس جگہ اور زمانہ اور ترکیب و ماہیت سے پاک ہے۔ نہ وہ کسی جگہ میں رہتا ہے، نہ اسکی عمر ہے، نہ وہ اجزاء سے بنا ہے۔ اس کو دیوبندیوں نے بھی بے خبری میں کفر لکھ دیا۔ (کتب علم کلام)
(۴) خدا تعالیٰ کو بندوں کے کاموں کی پہلے سے خبر نہیں ہوتی۔ جب بندے اچھے یا بُرے کام کر لیتے ہیں تب اس کو معلوم ہوتا ہے۔ (بلغۃ الخیر ان صفحہ ۵۷)	خدا تعالیٰ ہمیشہ سے ہر چیز کا جاننے والا ہے۔ اس کا علم واجب اور قدیم ہے جو ایک آن کیلئے کسی چیز سے اس کو بے علم ماننے بے دین ہے۔ (عام کتب عقائد) دیوبندی خدا کے علم غیب کے بھی منکر ہیں تو اگر حضور علیہ السلام کے علم غیب کا انکار کریں تو کیا تعجب ہے؟
مولوی رشید احمد صاحب	خاتم النبیین کے یہ ہی معنی ہیں کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں۔ حضور علیہ السلام کے زمانہ ظہور یا بعد میں کسی اصلی، بروزی، مراتی، مذاقی کا نبی بننا محال بالذات ہے۔ اسی معنی پر سب مسلمانوں کا اجماع ہے اور یہی معنی حدیث نے
(۵) خاتم النبیین کے معنی یہ سمجھا غلط ہے کہ حضور علیہ السلام آخری نبی ہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ آپ اصلی نبی ہیں باقی عارضی۔ لہذا اگر حضور علیہ السلام کے بعد اور بھی نبی آجائیں تو خاتمیت میں فرق نہ آئے گا۔ (تحدیر الناس مصنفہ	خاتم النبیین کے یہ ہی معنی ہیں کہ حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی غلیل احمد صاحب وتقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند	بیان فرمائے جو اس معنی کا انکار کرے وہ مرتد ہے۔ (جیسے قادیانی اور دیوبندی)
(۶) اعمال میں بظاہر امتی نبی کے برابر ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ بھی جاتے ہیں۔ (تحدیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند)	کوئی غیر نبی خواہ ولی ہو یا غوث یا صحابی کسی کمال علمی و عملی میں نبی کے برابر نہیں ہو سکتا بلکہ غیر صحابی صحابی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صحابی کا کچھ جو خیرات کرنا ہمارے صد ہا من سونا خیرات کرنے سے بڑھ چکا بہتر ہے۔ (حدیث)
(۷) حضور علیہ السلام کا مثل و نظیر ممکن ہے۔ (میکروزی مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی مطبوعہ فاروقی صفحہ ۱۴۴)	رب تعالیٰ بے مثل خالق ہے اور اس کے محبوب بے مثل بندے، وہ رحمۃ للعالمین شفیع المذنبین ہیں۔ ان اوصاف کی وجہ سے آپ کا مثل محال بالذات ہے۔ (دیکھو رسالہ امتناع النظیر مصنفہ مولانا فضل حق خیر آبادی)
(۸) حضور علیہ السلام کو بھائی کہنا جائز ہے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی غلیل احمد صاحب وتقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	حضور علیہ السلام کو الفاظ عام سے پکارنا حرام ہے اور اگرچہ نیت تحقارت ہو تو کفر ہے۔ (قرآن کریم) یا رسول اللہ یا حبیب اللہ کہنا ضروری ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۹) شیطان اور ملک الموت کا علم حضور علیہ السلام سے زیادہ ہے۔ (براہین قاطعہ مصنفہ مولوی خلیل احمد صاحب)	نسبت خود بہ سبک کردم و بس متفعلم زانکہ نسبت بہ سبک کوئے تو شد بے ادبی است جو شخص کسی مخلوق کو حضور علیہ السلام سے زیادہ علم مانے وہ کافر ہے۔ (دیکھو شفا شریف) حضور علیہ السلام تمام مخلوق الہی میں بڑے عالم ہیں۔
(۱۰) حضور علیہ السلام کا علم بچوں، پاگلوں جانوروں کی طرح یا ان کے برابر ہے۔ (حفظ الایمان مصنفہ مولوی اشرف علی صاحب)	حضور علیہ السلام کے کسی وصف پاک کو ادنیٰ چیزوں سے تشبیہ دینا یا ان کے برابر بتانا صریح توہین ہے اور یہ کفر ہے۔
(۱۱) حضور علیہ السلام کو اردو بولنا مدرسہ دیوبند سے آگیا۔ (براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد صاحب)	رب تعالیٰ نے ساری زبانیں حضرت آدم علیہ السلام کو تعلیم فرمائیں اور حضور علیہ السلام کا علم ان سے کہیں زیادہ ہے تو جو کہے کہ حضور علیہ السلام کو یہ زبان فلاں مدرسہ سے آئی وہ بے دین ہے۔
(۱۲) ہر چھوٹا بڑا مخلوق (نبی اور غیر نبی) اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے۔ (تقویۃ الایمان مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	رب تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَكَانَ عِنْدَ اللَّهِ وَجِیْہَا۔ پھر فرماتا ہے۔ وَلِلَّهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُولِهِ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ۔ (النفاقون: ۸) نبی کو خدا کے سامنے ذلیل جانے وہ خود چمار ہے، ذلیل ہے۔

دیوبندی عقائد	اسلامی عقائد
(۱۳) نماز میں حضور علیہ السلام کا خیال لانا اپنے گدھے اور تیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدتر ہے۔ (صراط مستقیم مصنفہ مولوی اسماعیل دہلوی)	جس نماز میں حضور علیہ السلام کی عظمت کا خیال نہ ہو وہ نماز ہی نامقبول ہے۔ اسی لئے التحیات میں حضور علیہ السلام کو سلام کرتے ہیں۔ وہ بھی کوئی نماز ہے۔ جس میں تصور رسول نہ ہو۔ (دیکھو بحث حاضر و ناظر)
(۱۴) میں نے حضور علیہ السلام کو خواب میں دیکھا کہ مجھے آپ پل صراط پر لے گئے اور کچھ آگے جا کر دیکھا کہ حضور علیہ السلام گرے جارہے ہیں تو میں نے حضور کو گرنے سے روکا۔ (بلغۃ النیران مصنفہ مولوی حسین علی صاحب شاگرد مولوی رشید احمد صاحب)	حضور علیہ السلام کے بعض غلام پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے اور پل صراط سے پھسلنے والے لوگ حضور علیہ السلام کی مدد سے سنبھل سکیں گے۔ آپ دعا فرمائیں گے۔ رب سلم (حدیث) جو کہے کہ میں نے حضور علیہ السلام کو صراط پر گرنے سے بچا یا وہ بے ایمان ہے۔
(۱۵) مولوی اشرف علی صاحب نے بڑھاپے میں ایک کسن شاگردنی سے نکاح کیا۔ اس نکاح سے پہلے ان کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ مولوی اشرف علی کے گھر حضرت عائشہ صدیقہ آنے والی ہیں۔ جس کی تعبیر مولوی اشرف علی صاحب نے یہ کی کہ کوئی کسن عورت	حضور علیہ السلام کی ساری بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں (قرآن کریم) خصوصاً صدیقہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وہ شان ہے کہ دنیا بھر کی مائیں ان کے قدم پاک پر قربان ہوں۔ کوئی کمین آدمی بھی ماں کو خواب میں دیکھ کر جو رو سے تعبیر نہ دے گا۔ یہ حضرت صدیقہ رضی

اسلامی عقائد	دیوبندی عقائد
اللہ عنہا کی سخت توہین بلکہ اس جناب کے حق میں صریح گالی ہے۔ اس سے زیادہ اور کیا بے ایمانی اور بے غیرتی ہو سکتی ہے کہ ماں کو جو رو سے تعبیر دی جائے۔	میرے ہاتھ آوے گی کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ کا نکاح جب حضور علیہ السلام سے ہوا تو آپ کی عمر سات سال تھی وہ ہی نسبت یہاں ہے کہ میں بڑھا ہوں اور بیوی لڑکی ہے۔ (رسالہ امداد مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)

عقائد دیوبندیہ کا یہ ایک نمونہ ہے۔ اگر تمام عقائد بیان کئے جائیں تو اس کیلئے ایک دفتر چاہئے۔ حق یہ ہے کہ رافضیوں اور خارجیوں نے تو صحابہ کرام یا اہل بیت عظام ہی پر تبرا کیا مگر دیوبندیوں کے قلم سے نہ خدا کی ذات نجی نہ رسول علیہ السلام اور نہ صحابہ کرام کی نہ ازواج مطہرات، سب کی اہانت کی گئی۔ اگر کوئی شخص کسی شریف آدمی سے کہے کہ میں نے تمہاری والدہ کو خواب میں دیکھا اور اس کو بیوی سے تعبیر کیا تو وہ اس کو برادشت نہیں کر سکتا۔ ہم ان کے غلامان غلام اپنی صدیقہ ماں کیلئے یہ باتیں کس طرح برداشت کریں۔ صرف قلم ہاتھ میں ہے اس لئے مسلمانوں کو مطلع کر دیتے ہیں تاکہ مسلمان ان سے علیحدہ رہیں یا وہ لوگ ان عقائد سے توبہ کریں۔



(۱) نماز میں ہاتھ کہاں باندھیں؟

(از قلم: فارسی معتمد محمد مسعود الشرف رحمتی)

نماز میں بلند آواز سے بسم اللہ پڑھنا بدعت ہے

(از قلم: فارسی معتمد محمد مسعود الشرف رحمتی)

فرض نماز کے بعد دعا کی اہمیت

(از قلم: فارسی معتمد محمد مسعود الشرف رحمتی)

دعا بعد از نماز جنازہ

(از قلم: فارسی معتمد محمد مسعود الشرف رحمتی)

ہاتھ پاؤں چومنا شرک و حرام یا سنت صحابہ؟

(از قلم: فارسی معتمد محمد مسعود الشرف رحمتی)

نور انیت مصطفیٰ علیہ السلام

(از قلم: فارسی معتمد محمد مسعود الشرف رحمتی)